میاں صاحب تو جو کچھ تھے وہ تھے ہی اُن لوگوں کو کیا کہئے جو عرصہ تک مرحوم کی قیادت سے مسحور رہے
بہرحال میاں صاحب کا مولوی دیدار علی

(یہ وہی حضرت ہیں جن کی نسبت مولانا ظفر علی خاں نے کہا تھا :—

فتویٰ یہ دیا مولوی دیدار علی نے   کچلو مری مسجد میں اگر آئے تو کافر

سے متاثر ہو کر دیندار بن جانا اور پھر اچانک چولا بدل کر کمیونسٹوں کی صف میں جا گھسنا ان علما کے لئے سبق آموز ہونا چاہئیے جن کا قول و عمل اسلام کی تخریب کا ضامن ہے۔

اب رہی چوتھی کتاب تو جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں لائق مصنف نے لاہور کے ژولیدہ نویسوں اور ادیبوں کی خاکہ نگاری کی ہے جن میں عبدالمجید سالک۔ حسرت۔ لق لق۔ کرشن۔ سید حبیب میکش اظہر۔ مجید اور اصلاحی شامل ہیں۔ یہ سب خاکے مصنف کے ذاتی اور شخصی تاثرات و محسوسات ہیں اس لئے ہر شخص کا ان خاکوں کے ہر خط و خال سے متفق ہونا ممکن نہیں ہے علاوہ ازیں شاعری ان کی طبیعت میں ایسی رچی بسی ہوتی ہے کہ نثر بھی شعر کا دعوکا ہونے لگتا ہے چنانچہ اس کتاب میں صفحہ ۱۰۱ پر رشید احمد صدیقی کی انشا اور طنز نگاری کے متعلق خصوصاً اور دوسرے طنز نویسوں کے بارہ میں عموماً جو کچھ تحریر ہے وہ اس دعوی کی روشن دلیل ہے تاہم کوئی موافق ہو یا مخالف اندازِ نگارش اس درجہ برجستہ۔ ساختہ اور پرداختہ ہے کہ پڑھنے میں لطف آتا ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ متعلقہ اصحاب سے متعلق کارآمد معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں۔

(۱) دیوان المعلم عبدالحمید الفراہی۔ ضخامت ۱۲ صفحات قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ کاغذ اور
(۲) نوائے پہلوی۔ ضخامت ۱۰۹ صفحات۔ قیمت چار روپیہ } ٹائپ اعلیٰ

پتہ :- دائرۂ حمیدیہ۔ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڈھ۔

مولانا حمید الدین الفراہیؒ جہاں بلند پایہ مفسر اور عربی فارسی کے نامور ادیب تھے ان دونوں زبانوں کے عظیم المرتبت شاعر شیوا بیان بھی تھے جب سے مولانا نے اپنی زندگی قرآن کے مطالعہ اور اس میں غور و فکر کے لئے وقف کی تھی اس فن سے بہت کم لگاؤ رہ گیا تھا۔ لیکن یوں کہ سخن فہمی کے ساتھ سخن گوئی کا ذوق